بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

میڈیا آفس
حزب التحرير
ولایہ پاکستان

جمعہ، 27شعبان، 1442ھ | 09/04/2021 | نمبر: 1442/64

پریس ریلیز

آئی ایم ایف سے ہونے والی نئی ڈیل صرف عوام کے دشمن ہی کر سکتے ہیں، وزیر خزانہ کی تبدیلی سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، ایسے سرنڈر کو روکنے کیلئے سرمایہ دارانہ نظام کو اکھاڑنا ہوگا

تبدیلی سرکار، باجوہ۔عمران حکومت، نے آئی ایم ایف کو یہ یقین دہانی کرادی ہے کہ اگلے مالی سال کے وفاقی حکومت کے بجٹ میں 1272 ارب روپے مزید ٹیکس وصول کیے جائیں گے۔اس سال ایف بی آر کی ٹیکس وصولی کے ہدف 4691ارب روپے کو اگلے مالی سال میں بڑھا کر 5963ارب روپے کر دیا جائے گا۔آئی ایم ایف کی شرائط کی تکمیل میں بجلی کے ایک یونٹ کی قیمت میں 3روپے 57 پیسے اضافے کے بعد موجودہ مالیاتی سال کے آخری تین مہینوں میں ہی مزید پانچ روپے فی یونٹ اضافہ کیا جائے گا۔آئی ایم ایف نے تصدیق کی ہے کہ پاکستان نے معاہدے کی شرط کے طور پر سٹیٹ بینک کی خود مختاری کا بل پیش کر دیا ہے۔اور یہ کہ پاکستان گیس کی قیمت میں ردوبدل کرے گا اور کسی کو ٹیکس میں چھوٹ نہیں دی جائے گی۔ معاہدے کے مطابق اس سال ملک کا ترقیاتی بجٹ کم کیا جائے گا، اور کورونا کے بحران پر کئے جانے والے خرچوں کی آڈٹ رپورٹ آئی ایم ایف کو پیش کی جائے گی۔اگلے مالی سال میں صرف جنرل سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس کی مد میں مزید پانچ سو ارب عوام کے خون پسینے کی کمائی سے بٹورے جائیں گے۔معاہدے کے مطابق پٹرول پر ڈویلپمنٹ لیوی ٹیکس کو اپنی آخری قانونی حد تیس روپے فی لیٹر تک رکھا جائے گا اور اس سال کے 450ارب کے ہدف سے 60ارب زیادہ جمع کئے جائیں گے جبکہ اگلے سال اس میں مزید 97ارب کا اضافہ کیا جائے گا۔ مجموعی طور پر 11 پچھلے اور 11 نئے اہداف کو معاہدے کا حصہ بنایا گیا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ کوئی بھی ذی شعور شخص جو پاکستان کے عوام اور ملک کا بھلا سوچتا ہو، بھلا اس طرح کا معاہدہ کیسے کر سکتا ہے؟ پاکستان کے عوام پر ایسے لگان تو صرف امریکی وائسرائے ہی لگا سکتا ہے، کوئی ملک اور عوام کا وفادار نہیں!!! یہ پاکستان کے عوام اور پاکستان کی معیشت کو ڈبونے کا نسخہ ہے جو زرداری اور نواز حکومتوں کی پالیسیوں کا تسلسل ہے اور جو آئی ایم ایف کے نامزد وزیر خزانہ حفیظ شیخ نے باجوہ۔عمران حکومت کی سرپرستی میں آئی ایم ایف سے طے کیا ہے۔طرفہ تماشا تو یہ ہے کہ پاکستان کی معیشت جو پہلے ہی اپنے موجود حجم کی نسبت سے 4691ارب روپے کے ٹیکس ادا نہیں کر پا رہی وہ کس طرح اگلے مالی سال میں 5963ارب روپے ٹیکس کی مد میں ادا کر سکے گی جبکہ معیشت کی حجم میں بھی کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوگا۔ایک ایسے وقت میں جب کورونا وبا کی وجہ سے دنیا بھر کی معیشت شدید دباؤ کا شکار ہے اور دنیا کے مختلف ممالک اپنی معیشتوں کو سہارا دینے کے لیے مختلف مراعات کا اعلان کر رہے ہیں پاکستان کے حکمرانوں کو پاکستان اور اس کے عوام کی معیشت میں بہتری اور ترقی سے زیادہ آئی ایم ایف، عالمی بینک اور بین الاقوامی و مقامی سرمایہ کاروں کی جانب سے دیے گئے قرضوں کی سود سمیت واپسی اور بیرونی سرمایہ کاری پر زبردست منافع کو یقینی بنانے کی سب سے زیادہ فکر لاحق ہے۔یہی وجہ ہے کہ عمران خان اس بات کا اعلان بہت فخر سے کر رہے ہیں کہ ان کی حکومت نے 30 مہینوں میں 35ہزار ارب روپے کا قرض واپس کیا ہے۔

یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جمہوریت پارلیمانی ہو یا صدارتی، یا چاہے فوجی آمریت ہو، پاکستان کی معیشت کی شہ رگ آئی ایم ایف کے قبضے میں ہی رہتی ہے۔لہٰذا اس نظام میں آنے والی ہر حکومت چاہے وہ سیکولر ہو یا مذہبی، کسی صورت بھی پاکستان کی معیشت کو آئی ایم ایف کے چنگل سے نجات نہیں دلا سکتی۔اب وقت آگیا ہے کہ پاکستان کے مسلمان چہروں کی تبدیلی کے ذریعے سرمایہ دارانہ نظام کو جاری و ساری رکھنے کے عمل کو مسترد کر دیں اور نبوت کے نقش قدم پر خلافت کے قیام کی جدوجہد کا حصہ بن جائیں۔صرف خلافت کے قیام کے بعد ہی ہمیں ہر سال ہزاروں ارب روپے سود کی ادائیگی میں نہیں دینے پڑیں گے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سود کو حرام قرار دیا ہے اور اس طرح یہ رقم ریاست اور عوام کی ضروریات اور فلاح و بہبود پر خرچ کی جائے گی۔خلافت کے قیام کے بعد ہر مہینے بجلی، گیس اور پیٹرولیم مصنوعات پر ٹیکس اور ان کی قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوگا کیونکہ اسلام نے انہیں عوامی ملکیت قرار دیا ہے جو کسی صورت نجی ملکیت میں نہیں جا سکتیں، اور اس طرح یہ سہولیات معیشت کو مناسب قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں اور پیداواری لاگت کنٹرول میں رہنے کی وجہ سے معیشت تیزی سے ترقی کرتی ہے۔خلافت کے قیام کے بعد انکم ٹیکس اور جنرل سیلز ٹیکس ختم کر دیے جائیں گے کیونکہ ان ٹیکسوں کی شریعت اجازت نہیں دیتی، اس طرح لوگوں کی قوت خرید میں اضافہ ہوگا اور طلب بڑھنے سے معیشت مزید تیزی سے ترقی کرے گی۔ ہمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے دیے ہوئے معاشی، مالیاتی اور محصولاتی نظام پر بھروسہ کرنا ہے اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کبھی تنہا نہیں چھوڑتے۔ **وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ "اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو۔اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کی کفایت کرے گا"** (طلاق، 3:65)۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس